۷۸۶

DATA ENTERED

36

زمینداری کا شرعی نظام

از

مولٰنا سیّد امین الحق۔ فاضل دیوبند

خطیبِ جامعِ شیخوپورہ

ماہِ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق ماہِ فروری سنہ ۱۹۵۴ء

(کتبہ محمد عطاء اللہ جوہر کانی)

بارِ اول تعداد ۵۰۰

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ

مجلس تحفظ کتب خانہ جات ملک پاکستان

اپنی زمین کاشت کیلئے دیدو۔ (بخاری ص ۳۱۵ ج ۱)
حضور نے لاتفعلوا فرما کر مزارعت کی ممانعت فرمائی تھی۔ اور حکم دیا تھا کہ بلا معاوضہ اپنی زمین دوسروں کو کاشت کیلئے دیا کرو۔ مگر ابن عباس کی غرض یہ ہے۔ کہ حضور کے اس نہی اور اس حکم کی خلاف ورزی گناہ اور معصیت نہیں ہے۔ اگرچہ قانون اور ضابطہ میں حضور کی نہی نہی کے مقام پر اور حضور کا حکم حکم کے مقام پر قائم ہے۔

دیانت اور قضاء میں فرق

حضرت شاہ صاحب نے قضاء اور دیانت کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے دیانت اور قضاء کے فرق کو اس طرح واضح کیا ہے کہ فی مابینہ وبین اللہ دیانت ہے۔ اور فی ما بینہ وبین الناس قضاء ہے اگر کوئی معاملہ کسی حاکم کے سامنے پیش ہوا ہے تو وہ قضاء ہے۔ اور اس میں قضاء اور حاکم کا فیصلہ ضروری ہے۔ اور اگر قاضی یا حاکم کے حضور وہ پیش نہیں ہوا ہے تو وہ دیانت اور مفتی کا وظیفہ ہے اور اس میں قضاء کا فیصلہ نہیں دیا جائیگا بلکہ اس میں مفتی کا فتوٰی مسئلہ ہے کہ قاضی اور حاکم وہ ہوتا ہے جسکو امیر حکومت نے احکام کی تنفیذ اور اجراء پر مامور کیا ہے۔ اور مفتی وہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ اس سے مسائل دریافت کرتے ہیں لیکن لوگوں کے تنازعات میں وہ قضاء اور حاکمانہ فیصلہ دینے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ احکام کا اجراء اور تنازعات کا فیصلہ کرنا مفتی کا منصب اور وظیفہ نہیں ہے۔ مفتی کے مسائل اور ہیں اور قضاء کے احکام دوسرے ہیں مفتی۔ قاضی یا حاکم کے احکام پر فتوٰی

Marfat.com

نہیں دیسکتا ہے اور قاضی یا حاکم مفتی اور دیانات کے مسائل پر حکم یا فیصلہ نہیں کرینگے۔ اور فقہاء نے صراحت کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ قضاء کے حکموں پر مفتی کو فتوی دینا اور دیانات اور فتوی کے مسئلوں پر قاضی کو فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے۔ قاضی یا حاکم کے فیصلوں میں اور مفتی کے مسئلوں میں کبھی تناقض ہوتا ہے۔ ان میں کبھی حلال اور حرام کا فرق ہوتا ہے۔ مگر قاضی یا حاکم کے فیصلے اور حکم کے بعد فتوی باقی نہیں رہتا ہے۔ اور مفتی کا فتوی یا دیانت کا مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔ دلائل اور مثالیں اگر دیکھنے ہیں تو فتح الباری ص ۱۳۷ کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت شاہ صاحب کی اس بحث سے یہ حقیقت کھل گئی ہے۔ کہ حنفیوں نے اگر امام محمد اور امام ابو یوسف کے مسلک پر فتوی دیا ہے یعنی یہ کہا ہے کہ مزارعت جائز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مالک اور مزارع کے تنازعہ اور قاضی اور حاکم کی مراجعت کئے بغیر مفتی نے فتوی میں بتائی کا طریقہ گناہ اور معصیت نہیں ہے لیکن اگر قاضی یا حاکم کے سامنے بٹائی کا معاملہ پیش کیا گیا ہے۔ تو قاضی کا حکم یا فیصلہ مفتی کے فتوی کے تحت نہیں ہے اور حاکم یا قاضی کے حاکمانہ فیصلہ میں بٹائی کا طریقہ ناجائز اور بیہودہ قرار دیا جائیگا اور قاضی یا حاکم کیلئے ہرگز یہ جائز نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلہ میں فتوی اور دیانت کا یہ مسئلہ کہ بٹائی جائز ہے قائم اور جائز رکھے۔ قاضی یا حاکم کے اس حاکمانہ حکم اور فیصلہ کو کہ بٹائی کا طریقہ حرام اور منع ہے۔ کسی مفتی کا فتوی یا عالم کا مسئلہ جواز میں تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ بلکہ شرعی حکم وہی ہے جسکو قاضی یا حاکم اپنے فیصلہ میں نافذ کرتا ہے۔ اور اس کے خلاف

کسی مفتی کا فتویٰ یا کسی عالم کا بتایا ہوا مسئلہ کسی کے سننے اور عمل کرنیکے قابل نہیں ہے۔ قاضی شوکانی وغیرہ کی تحریروں سے بعض حضرات کو یہ خیال ہو رہا ہے۔ کہ مسئلہ میں حنفی علماء نے مزارعت کے جواز پر فتوٰی دیا ہے۔ اسلئے حنفیوں کے یہاں مزارعت جائز ہے۔ مگر یہ غلط فہمی ہے۔ کہ قضاء اور دیانت کے مسائل اور احکام میں فرق پر ان حضرات کو تنبیہ نہیں ہوتی۔ حنفیوں کے اس فتوے سے یہ حقیقت نہیں بدل سکتی ہے۔ کہ بٹائی کا طریقہ کتاب اور سنّت کے منشاء کے خلاف تھا اور حنفیوں کے فتویٰ کی حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ بٹائی کا طریقہ دیانت اور فتویٰ میں اگرچہ گناہ اور معصیت نہیں ہے۔ مگر قانونی ضابطہ میں اور قاضی یا حاکم کے فیصلہ میں بٹائی کا طریقہ ناجائز اور منع ہے۔ ۱۲

آخر میں اتنی گذارش ضروری ہے۔ کہ میں نے اپنی توفیق کے مطابق مزارعت کے متعلق کتاب اور سنّت کے نقطہ نگاہ کو عرض کیا ہے اور اپنی طرف سے یہ کوشش کی ہے۔ کہ وہ سنّت اور آثار میں جس طرح بیان ہوا تھا اس کو بلا کم و کاست یہاں نقل کر دیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس میں کہیں فرق نظر آیا ہے تو وہ میری کوشش کی کوتاہی اور میری سمجھ کی غلطی ہے۔ اس کی عفو چاہتا ہوں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ۱۲

امین الحق عفی عنہ۔ طورو ضلع مردان خطیب جامع ضلع قلعہ شیخوپورہ

(۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ)

DATA ENTERED

زمینداری کا شرعی نظام

از

مولنا سیّد امین الحق۔ فاضل دیوبند

خطیبِ جامع شیخوپورہ

ماہِ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ مطابق ماہِ فروری ۱۹۵۴ء

(مکتبہ محمد عطاء اللہ جوہر کانی)

بارِ اول

تعد[illegible]

Marfat.com